کتابچہ
نمبر 1

# عظمتِ سادات کیوں ؟

مرتبہ : سید محمد حسن شاہ چشتی قادری
(صوبائی جنرل سیکرٹری تحریک اتحاد بین السادات پاکستان)
زیر نگرانی : مفتی سید نجیب اللہ آغا صاحب دامت برکاتہ
پیشکش : سید الطاف حسین شاہ چشتی دوپاسی
(چیر مین تحریک اتحاد بین السادات پاکستان)
https://www.youtube.com/@Haq.Dopasi
haq.dopasi.786@gmail.com
Contact No. 0301-2115588
0311-2115588

## تحریک اتحاد بین السادات پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرّحیم

مسلمانوں کے تمام فرقے اختلافات کے باوجود کم از کم اس بات پر متفق اور اس پر انکا اجماع ہے کہ سادات رسول اللہ ﷺ کی اولاد ہیں۔ اور لفظ سید اپنے نام کے ساتھ وہی استعمال کرتے ہیں جو نبی اکرم ﷺ کی بیٹی بی بی فاطمہؑ کی اولاد سے تعلق رکھتے ہیں۔ مقامی زبانوں میں لوگ احتراماً سادات کو آغا، شاہ، مرشد، سائیں اور بھوتار بھی کہتے ہیں۔

عربی لغت میں لفظ سید کے بہت سے معنی ہیں۔ جس میں سردار، شریف، فاضل، رئیس قوم، بزرگ خاندان، سخی، کریم، حلیم، مصائب برداشت کرنے والا، رب، زوج اور دوست کیلئے استعمال ہوا ہے۔

(دیکھئے لغات مفردات راغب، مجمع البحرین)

مشہور مسیحی عربی لغت المنجد میں لکھا ہے کہ سید صاحب سیادت کو کہتے ہیں۔ مسلمانوں کے نزدیک سید وہ ہے جو ان کے نبی ﷺ کی اولاد اور نسل میں سے ہو۔

(لغت المنجد صفحہ ۳۷۲ مطبوعہ بیروت)

سعودی عرب کے ممتاز مذہبی دانشور ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی (۱) اپنی حالیہ دنوں میں شائع ہونے والی کتاب میں لکھتے ہیں کہ

"لوگ اہلبیت کی نسل کے افراد کو سید اور شریف کا لقب دیتے ہیں۔ لسان العرب میں شرف کا معنی ہے خاندانی وقار اور اسکی جمع اشراف ہے۔ شرف اور مجد کا تعلق خاندان سے ہوتا ہے۔ چنانچہ اہل عرب کہتے ہیں۔ "رجل اشرف" "رجل ماجد" یعنی ایسا شخص جس کے آباؤاجداد شرف وفضیلت رکھتے تھے"۔

(ڈاکٹر عبدہ یمانی کتاب علموا اولادکم محبت آل بیت نبی، صفحہ ۲۶، ۲۷ مطبوعہ سعودی عرب)

ابن شمیل کہتے ہیں کہ سید کے معنی ہے جو عقل، مال، دفاع اور نفع میں سب پر فوقیت رکھتا ہو۔ ابو خیرہ کہتے ہیں، ایسے شخص کو سید کہا جاتا ہے جس کی قوم کی نظروں میں عظمت ہوتی ہے۔

---

(۱) موصوف سعودی عرب کے سابقہ وزیر تیل ذکی یمانی کے بھائی ہیں۔

امام الحدیث، مورخ و مفسر علامہ جلال الدین سیوطی اپنی تفسیر لوامع التنزیل جلد ۳ صفحہ ۳۴۳ میں لکھتے ہیں کہ "یعنی حضرات حسنینؑ اور ان کی اولاد کیلئے سیادت مخصوص ہے۔ مرد ہو یا عورت جو بھی ان کی نسل سے ہے وہ قیامت تک سید رہے گا اور ساری کائنات پر واجب ہے کہ ان کی ہمیشہ ہمیشہ تعظیم کرتی رہے"

کتاب صحاح الاخبار فی نسب السادۃ الفاطمیہ الاخبار طبع بمبئی صفحہ ۱۲ میں ہے کہ خداوند عالم نے نبیؐ کے گھرانے کو سیادت کیلئے مخصوص کر دیا ہے لہذا جس فرد بشر کیلئے یہ ثابت ہو جائے کہ یہ نبیؐ کی اولاد ہے، وہ سید ہوگا"۔

برصغیر پاک و ہند، افغانستان، ایران، عراق، سعودی عرب، مصر اور اردن میں لفظ سید عموماً عزت و احترام کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ لیکن خصوصاً لوگ اس سے مراد اولاد رسولؐ کو لیتے ہیں۔ انھیں معاشرے میں عزت و احترام سے دیکھا جاتا ہے اور محافل میں ان کا وجود باعث خیر و برکت سمجھا جاتا ہے۔

(سیاحت شرق صفحہ ۱۴ مصنف ابو یحیٰ شیرازی)

## قرآن مجید میں سید لفظ کا استعمال:

قرآن مجید سورہ آل عمران میں لفظ سید سردار کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اللہ پاک نے حضرت یحیٰ علیہ السلام کو سردار کہہ کر پکارا ہے۔ آپ علم، حلم، کثرت عبادت اور تقوی و پرہیزگاری میں سید القوم تھے۔

آیت:

ان الله يبشرك بيحيى مصد قاَم بكلمة من الله و سيداً و حصوراً ونبياً من الصلحين ه

(آل عمران آیت 39)

ترجمہ۔ اے ذکریا اللہ تجھ کو خوشخبری دیتا ہے یحیٰ کی جو گواہی دیگا اللہ کے حکم کی اور سردار ہوگا اور عورت کے پاس نہ جائیگا۔ اور نبی ہوگا نیکوں میں۔

## تورات کی نظر میں:

تورات عہد نامہ قدیم میں حضرت سلیمانؑ فرماتے ہیں۔

میرا دوست کس قدر گندم گوں ہے۔ ہزاروں میں منفرد ہے اسکے سر کا نور الماس (ہیرے) کی طرح چمکتا ہے اس کی آنکھیں قیمتی نگینے کی طرح ہیں اس کا چہرہ چودھویں رات کی طرح روشن نہایت خلیق ہے، وہ میرا دوست میرا محبوب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

تورات سفر تکوین باب ۱۲ میں مذکور ہے۔

اور اسماعیل کے بارے میں تیری دعا قبول ہوئی اور اسکو بابرکت قرار دیا۔اس سے بارہ سردار متولد ہوں گے اور اس کی امت بڑی عظیم ہو گی۔

تورات میں بھی نسلِ اسماعیل کے خاص افراد کیلئے لفظ ''سید''استعمال ہوا ہے۔

## انجیل کی نظر میں:

انجیل برنباس حصہ سوم باب پنجم۔

خدا کا رسول جب آئیگا تو خدا اسے گویا اپنے ہاتھ کی مہر عطا کرے گا کہ وہ دنیا کی ان تمام قوموں کیلئے جو اس کا دین قبول کریں گی، نجات اور رحمت لائیگا۔وہ بے دینوں پر طاقت کے ساتھ آئیگا اور بت پرستی مٹا دیگا۔

''آسمان پر ایک بڑا نشان دکھائی دیا ایک عورت نظر آئی جو آفتاب ا وڑھے ہوئے تھی اور چاند اسکے پاؤں کے نیچے تھا اور بارہ ستاروں کا تاج اسکے سر پر تھا۔'' (انجیل مقدس زندہ کلام نیا عہد نامہ فاردی ورلڈ مطبوعہ امریکہ 1975)

## بدھ مت کی نظر میں:

یہ سلسلہ ختم نہ ہو گا ایک رحمۃ اللعالمین آئے گا جو تمام آنے والوں کا سلسلہ ختم کر دیگا۔اسکے سر پر پنج پہلو تاج ہو گا جو سورج کی طرح چمکتا ہو گا۔اسکے بڑے ہیرے کا نام آلیا ہو گا۔اس نے کہا کہ میری امت میں بارہ پیر (سردار)ہوں گے جو بہت نیکیوں کا استعمال کریں گے اور دنیا کو مصیبتوں سے آزادی کی طرف ترغیب دلائیں گے۔

( مہاتما گوتم بدھ کتاب للت دستار)

## ہندو مذہب کی نظر میں:

رام چندر جی و کرشن جی نے اجودھیا کے شاگردوں سے کہا کہ راجوں کا راجہ اپنی روشنی کے ساتھ ظاہر ہو گا جس کے ساتھ بڑا گروہ ہو گا۔وہ پانچ کنگروں والا تاج پہنے گا۔اس کے سب سے بڑے کنگرے کا نام ایلیا ہو گا۔

(دیکھئے کتاب اجودھیا کا بن باسی مصنف شنکر داس مطبوعہ آگرہ 1923ء)

## کانت پونجھ اور سانک رکھیا:

مہادیو جی جو ہندؤں کے قدیم ترین مہاراج ہیں جو ساڑھے سات ہزار سال قبل گزرے ہیں۔اپنے اشلوک میں فرماتے ہیں:

چھ ہزار سال کے بعد مندر کے ملک (یعنی مکہ) کے ملک میں وہ بڑا قادر اس مقام میں ایک عجیب طرح کی مخلوق آدم کی اولاد میں پیدا کرے گا۔جس پر تمام اوصاف و فضائل ختم ہو جائیں گے۔''اے پاربتی وہ عبداللہ اپنی قوم میں سردار ہو گا۔

سب بستی کے لوگ اس کے دروازے پر آئیں گے۔ پھر اس کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہو گا۔ نہایت بہادر صاحب عرفان اللہ کی پہچان والا ہو گا۔ اس کا نام مہامت (محمدؐ) ہو گا''۔

''ان ہما کی ایک بڑی ہی پیاری سپستری (بیٹی) ہے جو کہ سورگ (بہشت) کی رانی ہے (خاتون جنت) وہ لوگ اور پر لوگ کی استریوں سے اتم ہے۔ (سیدۃ النساالعالمین) اور اپنے پتا (باپ) کے دھرم کی راکھی (محافظ) وہی ہے۔ جسکا پتی (شوہر) بڑا بیر ہے (اسکا شوہر بہت بہادر ہے) اسکے دو سورما سپوت (بہادر بیٹے) ہیں جو دھرم (دین) کی کارن (خاطر) اپنے تن من کو نچھاور کرنے والے ہیں''۔

(ویدک سماچار مطبوعہ دہلی 1933ء)

## زرتشت مذہب کی نظر میں:

زرتشت کے شاگرد ''جاماسب'' کی کتاب میں لکھا ہے۔

'' نازیوں کی سرزمین سے ہاشم کے فرزندوں میں سے ایک شخص ظاہر ہو گا۔ جس کا سر بڑا ہو گا بدن بڑا ہو گا، پنڈیاں بڑی ہوں گی۔ وہ اپنے جد کے دین پر قائم ہو گا۔ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ اسکے عدل کا اثر ہو گا کہ بھیڑیا اور بکری ایک گھاٹ پر پانی پیئں گے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی اولاد کو اسی لقب سے نوازا جس کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین، تابعین اور تبع تابعین اور تمام امت نبی کی اولاد کو اسی لقب '' سید'' سے پکارتی ہے۔ پوری اسلامی دنیا میں قدیم سے آج تک ہاشمی سادات کیلئے ''سید یا شریف'' استعمال ہوتا ہے۔

صحیح بخاری شریف کی حدیث میں حضور نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں۔

''میرا بیٹا حسن سردار ہے۔ خدا اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرائے گا۔

(صحیح بخاری پارہ ۱۰ صفحہ ۵۸۱ پارہ ۲۹ صفحہ ۵۵۱)

الحسن و الحسین سید اشباب اہل الجنتہ۔

ترجمہ: حسنؓ اور حسینؓ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

## سادات کی فضیلت:

قرآن مجید میں اللہ تعالی فرماتا ہے۔

ان اللہ اصطفی آدم و نوحاً و آل ابراھیم وال عمران علی العلمین ہ

ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (العمران-آیت ۳۳-۳۴)

ترجمہ: ''بیشک اللہ نے آدم، نوح، اور خاندان ابراہیم اور خاندان عمران کو سارے جہاں سے برگزیدہ (معزز) کیا ہے۔اور بعض کی اولاد کو بعض پر خداوند عالم سننے والا اور جاننے والا ہے''۔ مشہور صحابی حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آل ابراہیم سے مراد آل محمد ﷺ ہیں۔ تفسیر در منثور میں علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے صحابی رسولؐ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے حدیث نقل کی ہے کہ مذکورہ آیت میں آل ابراہیم سے مراد آل محمدؐ ہیں۔ یہ لوگ آل ابراہیم کا خلاصہ ہیں۔

صحیح مسلم شریف میں حدیث نبوی بیان ہوئی ہے کہ ''اللہ تعالی نے اولاد اسماعیلؑ میں سے کنانہ کو منتخب فرمالیا۔ کنانہ سے قریش کو منتخب فرمایا۔اور قریش سے بنو ہاشم کو اور مجھے بنو ہاشم میں سے منتخب فرمالیا۔ سو میں بہترین کے بہترین سے بہترین ہوں''

(صحیح مسلم شریف حدیث نمبر ۲۲۷۶)

علامہ یوسف نھانی حنفی نے اپنی کتاب اشرف المویدلآل محمد مطبوعہ بیروت صفحہ ۲۸ میں حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے حدیث بیان کی ہے کہ ''اللہ نے جب خلق کو پیدا فرمایا تو ان میں بنی آدم کو مختار بنایا پھر بنی آدم سے عرب کو چن لیا. پھر عرب سے مضر کو اور مضر سے قریش کو پھر قریش سے بنی ہاشم کو اور ان سے مجھے (محمدؐ) کو انتخاب کیا۔

حافظ ابن تیمیہ دمشقی نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث مبارکہ بیان کی ہے کہ اللہ نے اولاد اسماعیلؑ میں کنانہ کی اولاد کو منتخب فرمایا۔ کنانہ کی اولاد میں سے قریش کو قریش سے بنو ہاشم کو اور مجھے بنو ہاشم سے منتخب فرمایا''۔

اس سے ملتی جلتی حدیث مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع مرحوم دارلافتاء دیوبند میں تحریر فرماتے ہیں، اللہ نے عرب کو عجم پر اور قریش کو عام عرب پر اور قریش میں بنی ہاشم کو سب سے اونچا مرتبہ عطا فرمایا ہے''

(نہایت الادب فی غایات النسب صفحہ ۴۱)

اللہ سبحانہ و تعالی کا یہ قانون ہے جس کے تحت وہ فضل و شرف کے درجات مقرر کرتا ہے۔ زمینوں میں اس نے وادی مقدس کو افضل قرار دیا۔ پہاڑوں میں صفا و مروہ کو افضل قرار دیا درختوں میں شجر ایمن افضل ٹھہرا جانداروں میں انسان افضل، اور نبیوں رسولوں تک کو ایک دوسرے پر فضیلت دی ہے۔

"تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض "

ترجمہ: ہم نے ان میں (نبیوں) رسولوں بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

اور تمام نبیوں اور رسولوں پر سردار انبیاء حضرت محمد مصطفی ﷺ کو فضیلت دی۔ اسی طرح خاندانوں میں حضرت الیاسؑ کی اولاد اور اولاد نوح ؑ میں حضرت سام کی اولاد اور ان میں حضرت ابراہیمؑ، حضرت ابراہیمؑ میں حضرت اسماعیل ؑ کی اولاد کو

افضل قرار دیا۔ حضرت اسماعیل میں قریش اور قریش میں بنو ہاشم اور بنو ہاشم میں اولاد عبد المطلب اور اولاد عبد المطلب میں حضورؐ نے اپنے گھرانے کو ''افضل البیت'' قرار دیا۔

امام اہلسنت شیخ المشائخ مولانا سید محمود شاہ صاحب حنفی ہزاردی اپنی کتاب شرف السادات میں فرماتے ہیں۔

''نصوص فضل انساب وطبقات جو مذکور ہیں مفاد سب کا یہی ہے۔ پس حضور ہی باعث ایجاد و بقاء کائنات اور جانِ ہر فضل و کمال ہیں اور جو آپ کی فروع اور اولاد ہے وہ اپنے اصل کے ساتھ اپنے غیر سے بلاریب و نکیر افضل و اشرف ہے۔ اسی معنی کے اعتبار سے قوم سید اشرف ہے۔

انسانی حیثیت میں تمام انسان برابر ہیں سب کے حقوق برابر ہیں لیکن حضور پاک ﷺ سے نسبت کی وجہ سے سادات افضل ہیں دار العلوم دیوبند کی کتاب مساوات اسلامی کی حقیقت میں تحریر فرماتے ہیں کہ معاملات نکاح میں نسبت کی کفایت کو شرعی حکم اور مصالح اور حکمتوں کا مجموعہ سمجھیں اسکو مساوات اسلامی کے خلاف نہ جایں اور یہ سمجھ لیں کہ یہ اندھیر نگری کی مساوات نہیں ہے جس میں ادنی واعلی، کھرے و کھوٹے، شریف و ذلیل میں کوئی امتیاز نہ ہو۔ محض بے عقلی کی مساوات ہو جو فطرت کے خلاف ہے۔ عقل کے موافق مساوات وہ ہے جو اسلام نے اختیار فرمائی ہے۔

(مساوات اسلامی کی حقیقت صفحہ ۴۱ دار الاشاعت دیوبند)

بکثرت احادیث اور صریح نصوص دلالت کرتی ہیں کہ اہل بیت نبیؐ سب سے افضل ہیں۔ حسب کے لحاظ سے بھی اور نسب کے لحاظ سے بھی۔ (اشرف المؤید لآل محمد علامہ یوسف نھانی حنفی صفحہ ۲۹ مطبوعہ بیروت)

ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی اپنی معرکۃ الآراء تصنیف میں فرماتے ہیں۔

'' یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ جسے خاندان نبوت جیسے طیب و طاہر اور کریم خاندان سے نسبت ہوئی اسے شرف عظیم عطا ہوا کہ یہ خلق کے سردار اشرف الانبیاء والمرسلین خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کا محترم خانوادہ ہے۔ اس نسب کریم کی بدولت اسے تاریخ انسانیت کے سب سے اعلی اور اشرف گھرانے سے نسبت ملی ہے۔ یہ گھرانہ قیامت تک ہر انسان کیلئے مینارہ نور ہے جو قیامت میں لواء الحمد کے حامل اور شفاعت کے مالک ہوں گے۔ آپؐ صاحب وسیلہ وفضیلت اور مقام محمود ہیں۔ اسی حوض کوثر کے مالک ہیں جس پر آپ کے مقدس ہاتھوں سے سیرابی کی تمنا ہر مسلمان کو حرز جان بنایا ہے''۔

(کتاب علموا اولادکم محبت آل نبی صفحہ ۴ مطبوعہ سعودی عرب)

مولانا مفتی اللہ یار گجراتی اپنی کتاب الکلام المقبول فی طہارۃ نسب رسول صفحہ ۶ میں فرماتے ہیں کہ '' جیسے ایمان کیلئے قرآن کا ماننا ضروری ہے۔ ایسے ہی حضور علیہ سلام کے اہل بیت کا ماننا بھی لازم ہے''

قرآن مجید میں سورہ طور میں ارشاد ربانی ہے کہ

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ ۚ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ (سورہ طور آیت ۲۱)

ترجمہ: " اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی ذریت (اولاد) نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم ان کی ذریت (اولاد) کو ان سے ملا دیں گے۔ بغیر اس کے کہ ان کے ثواب میں کوئی کمی آجائے

(ترجمہ شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی)

حضرت عبداللہ ابن عباس فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالی مومن کی اولاد کو بھی جنت میں اس مومن کا درجہ عطا فرمائے گا۔ اگرچہ اپنے عمل میں وہ کچھ کم کیوں نہ ہو، تاکہ اس بندہ مومن کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں"۔

سورہ طور کی آیت کی تفسیر، تفسیر عثمانی میں علامہ شبیر احمد عثمانی شیخ الہند دیوبند کے ترجمہ قرآن کریم مطبوعہ سعودی عرب میں لکھتے ہیں۔ "کاملوں کی اولاد اور متعلقین، اگر ایمان پر قائم ہوں اور ان ہی کاملوں کی راہ پر چلیں، جو خدمات ان کے بزرگوں نے انجام دی تھیں تو یہ بھی ان کی تکمیل میں شریک ہوں گے۔ تو اللہ تعالی اپنے فضل سے ان کو جنت میں ان کے ساتھ ملحق کر دیگا۔ گو ان کے اعمال و احوال کماً و کیفاً فرتر (کم یا زیادہ) کیوں نہ ہوں تاہم ان بزرگوں کے اکرام و عزت افزائی کیلئے ان تابعین کو ان متبوعین کے جوار میں رکھا جائے گا"۔

اعلی حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی کے ترجمہ قرآن کنزالایمان کے تفسیری حاشیہ خزائن العرفان میں لکھا ہے، "جو تم نے دنیا میں کام انجام دیئے۔ یعنی ایمان لائے اور خدا اور رسولؐ کی اطاعت اختیار کی جنت میں اگرچہ باپ دادا کے درجے بلند ہوں تو بھی ان کی خوشی کیلئے ان کی اولاد کو بھی وہ درجہ عطا فرمائے گا اور انھیں ان کے اعمال کا پورا ثواب دیا جائے گا اور اولاد کے درجے اللہ تعالی کے فضل و کرم سے بلند کیے جائیں گے"۔

حدیث میں آیا ہے کہ دعا مانگو کہ اے خدا ہماری زندگیوں کو محمدؐ و آل محمدؐ کی زندگی جیسا کر دے۔ اور آخرت میں بھی ہماری موت کو ان کی موت کے مانند کر دے۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی اور اسکے لاکھوں کروڑوں اربوں فرشتے اور کئی ارب مسلمان دن رات میں ہر وقت نبی اکرمؐ اور سادات کرام پر درود و سلام بھیج رہے ہیں اور سادات کے اکاؤنٹ میں ہر لمحہ ثواب جمع ہو رہا ہے۔

جب قرآن مجید کی آیت شریفہ:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (سورہ احزاب ۵۶)

ترجمہ: ''بے شک اللہ اور اسکے فرشتے نبی پاک ﷺ پر درود و سلام بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی آپؐ پر درود اور خوب سلام بھیجو''۔

صحابہ کرامؓ نے حضور نبی پاک ﷺ سے صحیح درود شریف بھیجنے کا طریقہ پوچھا تو آپؐ نے جو درود شریف کا طریقہ بتایا اس میں اپنی اولاد کو بھی شامل کیا۔ یہی درود ابراہیمی کہلاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ مجھ پر نامکمل

(دم کٹا) درود نہ بھیجنا۔ اس میں آل محمدؐ کو بھی شامل کرنا۔

(صحیح بخاری شریف صفحہ ۳۳۶۹)

غرض یہ بھی سادات کی سب سے بڑی فضیلت ہے کہ اس کائنات کے ہر لمحہ ان پر درود و سلام بھیجا جا رہا ہے۔ جس میں اللہ اس کے فرشتے اور مسلمان شامل ہیں۔ نماز جیسی فرض عبادت بھی آل محمدؐ پر درود کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔

امام شافعیؒ نے اسی آیت کے ضمن میں اپنے عربی اشعار میں اہلبیتؑ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا۔

(۱) ترجمہ: ''اے اہلبیت نبیؐ تمہاری بزرگی کیلئے اس قدر کافی ہے کہ جو شخص نماز میں تم پر درود نہ پڑھے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔''

(۲) ترجمہ: اور اے اہلبیت رسولؐ آپ کی محبت پروردگار کی طرف سے فرض ہے اور اس کا حکم قرآن میں نازل ہے۔

## سادات کی خصوصیات:

۱۔ اللہ تعالیٰ نے سید پر زکواۃ و صدقہ حرام قرار دیا ہے۔'' صدقہ آل محمدؐ کیلئے مناسب نہیں کیونکہ یہ لوگوں کا میل کچیل ہے'' صحیح مسلم میں اس حدیث کی شرح میں امام نووی کہتے ہیں، لوگوں کی میل کچیل کا مطلب ہے کہ یہ ان کے مالوں اور جانوں کی تطہیر ہے.

۲۔ سادات کیلئے اللہ تعالیٰ نے خمس رکھا ہے اللہ تعالیٰ سورہ انفال میں فرماتا ہے۔'' اور جان لو کہ جو کچھ غنیمت لو تو اس کا پانچواں حصہ خاص اللہ اور رسولؐ اور قرابت والوں کا''

واعلموانما غنمتم من شيءٍ فان الله خمسه و للرسول ولذى القربي

(سورہ انفال آیت ۴۱)

۳۔ سادات سے محبت اللہ پاک نے ہر مسلمان پر واجب کی ہے اور اسے رسولؐ کے اجر رسالت سے تعبیر کیا ہے.

آیت: قل لا اسئلكم عليه اجراً الالمودة في القربي (شوریٰ آیت ۲۳)

ترجمہ: میں آپ سے کوئی اجر رسالت نہیں مانگتا بس یہ کہ میرے اہل بیت سے محبت کرو.

۴۔ سادات کا ہم کفو کوئی اور نہیں ہو سکتا۔ (جلال الدین سیوطی کتاب الخصائص)

۵۔ قیامت کے دن تمام نسب ختم ہو جائیں گے صرف سادات کا نسب باقی رہے گا۔

۶۔ سادات پر ہر لمحہ رحمتیں و برکتیں اور سلامتی نازل ہوتی ہے۔

## سادات کی شان میں مختصر احادیث:

سادات کی شان میں ہماری کتابوں صحاح ستہ اور دیگر کتب احادیث میں ہزاروں احادیث موجود ہیں۔ ہم صرف انتہائی مختصر اور مختلف مستند کتابوں سے صرف دو تین احادیث پیش کر رہے ہیں۔

## صحیح بخاری شریف:

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے روایت کی ہے کہ اہل بیتؑ کے متعلق حضرت محمد مصطفیٰؐ کے حق کا خیال رکھو۔

(صحیح بخاری شریف حدیث نمبر ۳۷۱۳، ۳۷۵۱، کتاب فضائل صحابہ باب مناقب قرابۃ الرسول فتح الباری جلد ۷ صفحہ ۷۸)

صدقہ آل محمدؐ کیلئے جائز نہیں کیونکہ یہ لوگوں کا میل کچیل ہے۔

(بخاری شریف پارہ ۶۰ صفحہ ۵۳، مسلم جلد ۱ صفحہ ۳۴۴)

حضرت ابو ھریرہ فرماتے ہیں کہ امام حسن ابن علیؑ نے (بچپن) میں صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور منہ میں ڈال دی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ پھینک دو پھینک دو کیا تجھے معلوم نہیں ہم صدقہ نہیں کھاتے.

(صحیح بخاری پارہ ۲ صفحہ ۵۴)

## صحیح مسلم شریف:

صحابی رسول حضرت سعد ابی وقاص کے بیٹے عامر سے روایت ہے کہ جب آیت ابناء ناسورہ (آل عمران آیت ۶۳) نازل ہوئی تو پیغمبرؐ نے حضرت علیؑ، بی بی فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ کو بلایا اور بار گاہ الٰہی میں التجا کی کہ خداوندا یہی میرے اہل بیت ہیں۔

(صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۸۰)

ام المومنین حضرت بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اکرمؐ ایک روز سیاہ بالوں کی منقش چادر اوڑھے باہر سے تشریف لائے۔ پھر حسن ابن علیؑ آئے پیغمبر نے انھیں اپنی چادر میں لے لیا۔ پھر حسینؑ آگئے وہ بھی چادر میں داخل ہو گئے پھر علیؑ آئے انھیں بھی چادر میں لے لیا پھر فاطمہؑ آئیں پیغمبرؐ نے انھیں بھی چادر میں لے لیا اور یہ آیت تطہیر تلاوت فرمائی۔

"اے پیغمبر کے اہلبیت خدا تو بس یہی چاہتا ہے کہ تم کو ہر طرح کی برائی سے دور رکھے اور جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے ویسا ہی پاک و پاکیزہ رکھے"۔ (صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۸۳)

## صحیح ترمذی شریف:

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور پاکؐ نے ارشاد فرمایا کہ خدا کو دوست رکھو کہ وہ تمہیں اپنی نعتیں کھلاتا ہے۔ خدا کی محبت کی وجہ سے مجھے دوست رکھو اور میری محبت کی وجہ سے میرے اہلبیت کو دوست رکھو (صحیح ترمذی شریف صفحہ ۴۶۸)

ام المومنین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم نے حسنؑ و حسینؑ و علیؑ و فاطمہؑ کو چادر اوڑھا کر ارشاد فرمایا کہ خداوند یہی میرے اہل بیت اور خاص لوگ ہیں۔ ان سے ہر گندگی کو دور رکھ انھیں ایسا پاک و پاکیزہ کر جیسا پاک و پاکیزہ کرنے کا حق ہے.

(صحیح ترمذی شریف صفحہ ۴۷۶)

## سنن ابن ماجہ :

خدا کی قسم کسی شخص کے دل میں ایمان کا اس وقت تک گزر نہیں ہو سکتا جب تک میرے اہل بیت کو خدا کی خوشنودی اور میری قرابت کی وجہ سے دوست نہ رکھے۔

(سنن ابن ماجہ صفحہ ۱۴)

## مستدرک امام حاکم:

تم میں اچھا شخص وہ ہے جو میرے اہل بیت کیلئے اچھا ہو۔ اے آل یسین صبر کرو صبر کہ تمہاری بازگشت جنت کی طرف ہے۔

(مستدرک امام حاکم جلد ۳ صفحہ ۳۱۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ستارے زمین کیلئے امان ہیں اور میرے اہلبیت میری امت کیلئے امان ہیں۔

(مستدرک امام حاکم صفحہ ۱۴۹)

زید نے امام حسنؑ سے کہا اپنا ہاتھ دکھایئے جب آپؑ نے اپنا ہاتھ دکھایا تو اس کو بوسہ دیا اور کہا کہ پیغمبرؐ کے اہلبیت کے ساتھ اسی سلوک کا ہمیں حکم دیا گیا ہے

(مستدرک امام حاکم جلد ۳ صفحہ ۴۲۳)

میں اپنے اہلبیت کے متعلق نیکی کی وصیت کرتا ہوں۔

(مستدرک امام حاکم جلد ۲ صفحہ ۱۲۰)

## مسند احمد ابن حنبل:

صحابی رسولؐ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں، رسول اکرمؐ چھ ماہ تک فاطمہؑ کے دروازے سے نماز صبح کے وقت گزرتے تھے اور کہتے تھے ''الصلواۃ یا اہلبیت نبوۃ'' اے نبوت کے گھر والو تم پر سلامتی ہو۔

(مسند احمد ابن حنبل جلد ۴ صفحہ ۵۱۶ حدیث ۱۳۷۴۳ فضائل صحابہ اور تفسیر طبری ۲۲ جلد ۱۶ اسد الغابہ ۶، ۴۷، ۵۸۲۷)

میرے اہلبیت کی مثال کشتی نوح کی سی ہے جو اس پر سوار ہو گیا اس نے نجات پائی جس نے گریز کیا وہ غرق ہوا (مسند احمد ابن حنبل صواعق محرقہ)

## سنن امام نسائی:

صحابی رسولؐ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ اہلبیت کی شان میں تین چیزوں میں سے اگر ایک بھی مجھے حاصل ہو جاتی تو وہ سرخ اونٹوں سے زیادہ قیمتی ہوتی ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب آیت مباہلہ نازل ہوئی تو حضورؐ نے علیؑ و فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ کو جمع کر کے فرمایا کہ خدایا یہ میرے اہلبیت ہیں۔ (سنن نسائی ۹۱۴۴)

صحابی رسول حضرت ابوایوب انصاریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ''ایہاالناس''! میں تمہارے درمیان دو چیزوں کو چھوڑے جا رہا ہوں کتاب خدا اور میرے اہلبیت ان کو آپس میں جدا نہ کرنا میں ان دونوں کے حوالے سے حوض کوثر پر سوال کرونگا۔

## سنن ابی داؤد:

حضورؐ سے سوال کیا گیا کہ آپ پر درود بھیجنے کا طریقہ کیا ہے تو آپ نے فرمایا خدایا محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما جس طرح ابراہیم اور آل ابراہیم پر نازل کی تو قابل حمد ہے۔ اور بزرگ بھی ہے تو حمید بھی ہے اور مجید بھی۔

(سنن ابی داؤد جلد ۱ صفحہ ۲۵۷)

## جامع کنز العمال:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ شفاعت کرنے والے پانچ ہیں۔ قرآن، رحم، امانت، اللہ کا رسولؐ اور رسولؐ اللہ کے اہلبیتؑ۔ (کنز العمال صفحہ ۱۸۲)

جو شخص میرے اہلبیتؑ کے ساتھ کوئی نیکی کریگا تو بروز قیامت میں اس کا بدلہ دونگا۔

(کنز العمال صفحہ ۹۲)

میری امت میں میری شفاعت اسکو نصیب ہوگی جو میرے اہلبیت کو محبوب رکھتا ہو۔

(کنزالعمال صفحہ ۹۲)

تم میں بہتر شخص وہ ہے جو میرے بعد میرے اہلبیتؑ کیلئے بہتر ہوں

(کنزالعمال صفحہ ۹۱)

تم میں پل صراط پر سب سے زیادہ ثابت قدم وہ ہوگا جو سب سے زیادہ میرے اہلبیتؑ سے محبت کریگا۔

(کنزالعمال صفحہ ۹۱)

## صواعق محرقہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص رکن ومقام کے درمیان گھٹنے ٹیک کر بیٹھ جائے نمازیں پڑھے روزے رکھے اور خدا سے اس حالت میں ملے کہ میرے اہلبیتؑ کا دشمن ہو تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

(حافظ ابن حجر مکی صفحہ ۸۴)

ہم اہلبیتؑ سے وہی بغض رکھ سکتا ہے جو منافق اور شقی ہو۔ جو شخص میرے اہلبیت سے بغض کی حالت میں مر جائے بروز قیامت اس کی پیشانی پر ''لیس من رحمت اللہ'' خدا کی رحمت سے مایوس لکھا ہوگا۔ (صوعق محرقہ صفحہ ۱۴۲)

جو میرے اہلبیت سے عداوت رکھے گا خدا اسے یہودی محشور کرے گا۔ اگرچہ ''لاالہ الااللہ'' کا اقرار بھی کرتا ہو۔

(صوعق محرقہ صفحہ ۱۴۲)

'' کل نسب مقطوع یوم القیامہ الا نبی'' قیامت کے دن سوائے میرے نسب کے تمام نسب کٹ جائیں گے۔

(صواعق محرقہ صفحہ ۱۹۴۲)

## احیاءالمیت:

ام المومنین بی بی عائشہؓ رسولؐ کی حدیث بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ چھ افراد ایسے ہیں کہ جن پر میں نے اور ہر نبی مستجاب الادعوات نے لعنت کی ہے۔

۱۔ کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والا۔

۲۔ قضاو قدر کو جھٹلانے والا۔

۳۔ اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال سمجھنے والا۔

۴۔ میری سنت سے دست کش ہونے والا۔

۵۔ حکومت پر جبراً قبضہ کر کے اس کے ذریعے جن لوگوں کو خدا نے عزت دی ہے ان کو پست اور ذلیل کرنے والا

٦۔ میری اولاد کو خدا نے جو عزت دی ہے ان کی بربادی کو حلال سمجھنے والا۔

(حافظ جلال الدین سیوطی کتاب احیاء المیت)

حضور پاک کا ارشاد ہے کہ اپنی اولاد کو تین باتیں سکھاؤ۔

ا۔ قرآن کی محبت ٢۔ رسول کی محبت ٣۔ اہلبیتؑ کی محبت۔

ہر شہ کی اساس (بنیاد) ہے اور اسلام کی اساس میرے اہلبیتؑ کی محبت ہے.

(حافظ جلال الدین سیوطی)

ابو سعید کہتے ہیں کہ رسول پاکؐ نے ارشاد فرمایا اللہ کا غضب اس شخص پر سخت ہوتا ہے جو مجھے میرے اہلبیتؑ کے بارے میں اذیت دیتا ہے۔

(حافظ جلال الدین سیوطی)

رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ تین چیزیں ایسی ہے اگر کوئی شخص ان کی حفاظت کریگا تو اللہ پاک اسکے دین اور دنیا کی حفاظت کریگا۔ اور جو انہیں ضائع کریگا تو اللہ پاک اس کی کسی چیز کی حفاظت نہیں کرے گا۔ وہ تین چیزیں یہ ہیں۔

ا۔ اسلام کا احترام

٢۔ میرا احترام

٣۔ میرے اہلبیتؑ کا احترام (حافظ جلال الدین سیوطی کتاب احیاء المیت)

## شرح فقہ اکبر:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا ناراض ہوتا ہے۔

ا۔ جو سیر ہو کر کھانا کھانے کے بعد کھائے۔

٢۔ اپنے رب کی اطاعت سے غافل رہے۔

٣۔ اپنے نبیؐ کی سنت یعنی طریقہ کو ترک کر دے۔

٤۔ عہد شکن ہو جو وعدہ کرے پورا نہ کرے۔

۵۔ اپنے ہمسائیوں کو اذیت دے۔

۶۔ اپنے نبیؐ کی اولاد سے بغض رکھے۔

حضورؐ نے فرمایا جو شخص اولاد عبد المطلب سے نیکی کرے اور وہ اس کا بدلہ نہ دے سکے تو اس کا بدلہ میں دونگا۔

ایک اور مقام پر فرمایا۔

اولادی کا الکتاب العزیز الصالحون کا لآیات المحکمات و لا الصالحون کالآیات المنسوخات

ترجمہ: میری اولاد قرآن مقدس کی طرح ہے۔ان میں جو صالحین ہیں وہ آیات محکمات کی مانند ہیں اور جو غیر صالح میں وہ آیات منسوخات کی مانند ہے۔یعنی احترام ہر حال میں ناسخ اور منسوخ دونوں کا واجب ہے۔(ملا علی قاری)

## کنوزالحقائق:

اے پروردگار میں اپنے اہلبیت کو ہر مومن کے حوالے کرتا ہوں۔ (کنوزالحقائق صفحہ ۳۸)

جس نے میرے اہلبیت سے بغض رکھا وہ منافق ہے۔ (کنوزالحقائق صفحہ ۹۱)

ہم اہلبیت ہیں ہمارے اوپر کسی کا قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ (کنوزالحقائق)

## مشکواۃ شریف:

رسول اکرمؐ نے فرمایا۔

میرا ٹھکانہ جہاں آکر میں پناہ لیتا ہوں وہ میرے اہلبیتؑ ہیں۔

(مشکواۃ شریف جلد ۸ صفحہ ۱۵۷)

## جامع الصغیر:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

میرے اہلبیتؑ کے بارے میرے قائم مقام بن جاؤ یعنی جیسے میں اپنے اہلبیت کے ساتھ سلوک کرتا ہوں میرے بعد تم بھی ان سے ویسا ہی سلوک کرنا۔ (جامع الصغیر صفحہ ۱۲)

## مودۃالقربیٰ :

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

ہم اہل بیت ہیں اللہ تعالی نے ہم سے تمام ظاہری اور باطنی خواہش کو دور رکھا ہے۔

(علی بن شہاب ہمدانی شافعی کتاب مودۃ القربیٰ صفحہ ۱۲۸)

ابن عباس سے روایت ہے کہ جب آیت " قل لا اسئلکم "اے پیغمبر کہہ دو کہ میں اجر رسالت قرابت داروں کی مودت کے علاوہ کچھ نہیں چاہتا نازل ہوئی، تو ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپکے وہ قرابت دار کون ہیں جن کی مودت ہم پر فرض قرار دی گئی ہے۔ آپ نے فرمایا وہ علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ ہیں۔ حضرتؐ نے تاکیداً تین مرتبہ فرمایا۔

(علی بن شہاب ہمدانی شافعی مودۃ القربیٰ صفحہ ۱۱۷)

اے لوگو میں تمہارے درمیان دو گراں بہا چیزیں چھوڑے جاتا ہوں۔ ایک اللہ کی کتاب جو آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی رسی ہے، دوسرے میرے اہل بیت عترت یہ دونوں ایک دوسرے سے ہر گز جدا نہ ہوں گے، یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہوں۔ (مودۃ القربیٰ صفحہ ۲۵)

آگاہ ہو جو کوئی بغض آل محمدؐ پر مرے گا وہ بہشت کی بو تک نہ سونگھے گا۔ آگاہ ہو جو کوئی بغضِ آل محمدؐ پر مرے گا وہ کافر مرے گا۔ (مودۃ القربیٰ صفحہ ۱۱۸)

علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ روز قیامت تک میرے اہل بیت ہیں۔ (یعنی ان کا رشتہ منقطع نہ ہو گا)۔

(مودۃ القربیٰ صفحہ ۱۰۶)

میرے اہل بیت پر ظلم کرنے والوں کیلیئے عذاب ویل ہے، ان کو منافقوں کے ساتھ جہنم کے سب سے نیچے کے درجے میں عذاب دیا جائے گا۔ (مودۃ القربیٰ صفحہ ۱۰۹)

اس شخص پر اللہ اور اسکے رسولؐ کا غضب نہایت شدید ہے، جو میری ذریت کو حقیر سمجھے اور مجھ کو میری عترت کے بارے میں ایذا پہنچائے۔ (مودۃ القربیٰ صفحہ ۱۰۹)

حضرت نے فرمایا آل محمدؐ کی معرفت آتش دوزخ سے نجات پانے کا ذریعہ ہے اور آل محمدؐ کی دوستی پل صراط عبور کرنے کا پروانہ ہے اور آل محمدؐ کی ولایت کا قبول کرنا عذابِ خدا سے امن پانے کا باعث ہے۔

(مودۃ القربیٰ صفحہ ۱۱۷)

## تفسیر کبیر، تفسیر کشاف:

جو کوئی آل محمدؐ کی محبت پر مرے گا وہ شہید مرے گا۔ جو کوئی آل محمدؐ کی محبت پر مرے گا وہ بخشا ہوا مرے گا۔ آگاہ ہو جو کوئی آل محمدؐ کی محبت پر مرے گا اسکی قبر میں جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ آگاہ ہو جاؤ جو کوئی آل محمدؐ کی محبت پر مرے گا اس کو ملک الموت بہشت کی بشارت دے گا۔ پھر منکر و نکیر جنت کی خوشخبری سنائیں گے۔ آگاہ ہو جو کوئی آل محمدؐ کی دوستی پر مرے گا وہ اسطرح ساز و سامان کے ساتھ جنت کی طرف جائے گا جس طرح تازہ عروس اپنے شوہر کے گھر جاتی ہے۔ آگاہ ہو جو کوئی آلِ محمدؐ کی دوستی پر مرے گا وہ توبہ کر کے مریگا۔ آگاہ ہو جاؤ جو کوئی آلِ محمدؐ کی دوستی پر مریگا وہ سنت نبوی اور

جماعت ایمانی پر مریگا۔ آگاہ ہو جاؤ جو کوئی دوستی آل محمدؐ پر مریگا وہ کامل الایمان مریگا اور وہ مومن مریگا۔

(امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۶۵،۶۶ ) ( جار اللہ زمخشری تفسیر کشاف جلد ۴)

جو شخص اس حالت میں مرے کہ اہل بیت رسولؐ کیلیئے دشمنی رکھتا ہو، وہ کافر مرتا ہے اور بہشت کی بو تک بھی نہیں سونگھے گا۔ (تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی)

## ارجح المطالب:

اللہ تعالیٰ نے میری اور میرے اہلبیتؑ کی اطاعت کو انسانوں پر علی الخصوص اور تمام مخلوقات پر علی العموم فرض کیا ہے۔ اصحاب نے عرض کیا یارسول اللہؐ انسانوں سے کیا مراد ہے اور مخلوقات سے کیا منشاء ہے۔ فرمایا انسانوں سے اہل مکہ مراد ہیں اور مخلوقات سے تمام ذی روح جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کئے ہیں۔

( قاضی عبید اللہ امرتسری کتاب ارجح المطالب صفحہ ۴۲۰۔ کوکب دری صفحہ ۷۵ )

ہم اہل بیت کو دوست رکھے گا مومن متقی اور دشمن رکھے گا منافق گمراہ۔

( قاضی عبید اللہ امرتسری کتاب ارجح المطالب صفحہ ۴۲۰)

تم میرے اہل بیت کے بارے میں وصیت کرتے رہو۔ بے شک ان کیلیئے کل تم سے جھگڑونگا اور جس سے میں جھگڑوں گا، اس سے اللہ تعالیٰ جھگڑے گا اور وہ جہنم میں داخل ہو گا۔

(ارجح المطالب صفحہ ۴۳۱)

ہم اہل بیت رحمت کی کنجیاں اور رسالت کا مقام اور حلم کی کان ہیں۔ (ارجح المطالب صفحہ ۴۱۳)

میرے اہل بیت کی محبت چھ مقامات پر نفع رساں ہے جن کا خوف بھاری ہے۔

۱۔ وفات کے وقت ۲۔ قبر میں ۳۔ قبر سے اٹھنے کے وقت

۴۔ حساب کے مقام پر ۵۔ میزان کے قریب ۶۔ پل صراط کے پاس

(ارجح المطالب صفحہ ۴۱۹)

تمہارے درمیان میرے اہل بیتؑ کی مثال کشتی نوح کی سی ہے جو کوئی اس کشتی پر سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جس نے مخالفت ورو گردانی کی وہ ہلاک ہوا۔

(عبید اللہ امرتسری ارجح المطالب صفحہ ۴۱۵)

ہم اپنے اس کتابچے کا اختتام شہید بالاکوٹ شاہ اسماعیل دھلوی شہیدؒ کی اس دُعا سے کرتے ہیں۔

رزقنا الله وسائر المسلمین حب اہلبیت و اتبا عهم بل حب جمیع ائمه الهدی اتباعهم امین یا رب العالمین .

(کتاب منصب امامت صفحہ ۱۳۲ شاہ اسماعیل شہید)

ترجمہ: اللہ تعالی ہمیں اور تمام مسلمانوں کو حب اہلبیتؑ اور ان کی اطاعت بلکہ تمام آئمہؑ ھدیٰ کی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ ""آمین اے پروردگار عالم""

تمت بالخیر